اسلام اور تصوف

قسط ۵۰

تحریر
امام العصر علامہ شہید اسلام
احسان الٰہی ظہیر

ترجمہ
عطاء الرحمن ثاقب

اسلام میں نکاح کی جو فضیلت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ نکاح سنت رسول ہے۔ ترک نکاح بعض افراد کے حق میں رخصت تو ہو سکتا ہے عزیمت و فضیلت نہیں۔

نکاح تقویٰ کی بنیاد اور تکمیل ایمان کا ذریعہ ہے۔ نکاح وزواج کی مخالفت درحقیقت سنت نبوی کی مخالفت ہے۔

اسلام کے برعکس اہل تصوف نے ہندی ادیان و مذاہب اور عیسائی رہبانیت سے متاثر ہو کر تجرد کی زندگی کو افضل قرار دیا اور عائلی زندگی کی شدید مخالفت کی اجتماعیت اور سوشل لائف سے ہٹ کر غیر اسلامی ادیان کی تقلید میں ایسی خانقاہیں تعمیر کیں جہاں وہ عزلت نشینی کی زندگی بسر کرتے۔ مختلف ریاضتیں اور تمرینیں کرتے۔ اپنے نفس کو مختلف اذیتیں دیتے۔ اور اس دوران میں شیطانی وساوس و توہمات کو معرفت کے مختلف درجات سے تعبیر کرتے۔

نکاح سے نفرت پہ مبنی تصوف کے اس نظریے نے صوفیوں کو امرد پرستی کا شکار بنا دیا اور یوں خانقاہوں میں عورتوں کی جگہ نوخیز لڑکوں نے لے لی اور سماع کی محفلوں میں ان سے تشبیب کی جانے لگی۔

کچھ صوفیوں نے اس برائی کو تقدس کا درجہ دینے کے لیے مجازی محبت حقیقی محبت

کا وسیلہ ہوتی ہے» کا نظریہ تراشا اور برائی کی دلدل میں پھنستے چلے گئے۔ یہ سارا کچھ سنت نبوی سے اعراض اور رہبانیت کو اختیار کرنے کا نتیجہ تھا۔ صوفیوں نے حصولِ "معرفت" کے شوق میں نکاح کی مخالفت کی۔ ابنِ ادھم کا افسانہ بھی اِس مقصد کے پیشِ نظر وضع کیا گیا۔ «مترجم»

ترکِ نکاح کی فضیلت میں صوفیوں کے اقوال

مشہور صوفی سراج طوسی اور فریدالدین عطار اپنے پیشوا ابراہیم بن ادہم سے نقل کرتے ہیں:

«جب فقیر (صوفی) شادی کرتا ہے تو اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہوتی ہے جو کشتی پر سوار ہوتا ہے اور جب اُس کے ہاں اولاد پیدا ہوتی ہے تو گویا کہ وہ غرق ہو جاتا ہے»[1]

سہروردی ابنِ ادہم سے روایت کرتا ہے:

«عورتوں سے مباشرت کرنیوالا کامیاب نہیں ہو سکتا»[2]

ابوطالب مکی متوفی ۳۸۶ھ صوفیوں کے ایک قطب ابوسلیمان دارانی متوفی ۲۱۵ھ سے بیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔

«مَنْ تزوج فقد رکن الی الدنیا یعنی جس نے شادی کی وہ دنیا کی طرف مائل ہو گیا۔»[3]

عوارف المعارف کا مصنف سہروردی تصوف کی اس مشہور کتاب میں ابوسلیمان دارانی سے روایت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

۱۔ کتاب اللمع از طوسی باب آداب المتاھلین صفحہ ۲۶۵، تذکرۃ الاولیاء از عطار صفحہ ۵۷۔

۲۔ عوارف المعارف از سہروردی صفحہ ۱۶۶، غیث المواہب العلیہ از نفری شاذلی ۱/۲۰۸۔

۳۔ قوت القلوب از ابوطالب مکی ۱/۲۵۲، غیث المواہب ۱/۲۰۸۔

میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے ساتھیوں میں سے جس نے بھی شادی کی وہ اپنے مرتبے پر قائم نہیں رہا۔ [۱]

ابو طالب مکّی تصوّف کے مشہور ماخذ "قوت القلوب" میں سید الطائفہ جنید بغدادی سے روایت کرتا ہے:

"مرید کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کو نکاح و زواج میں مشغول نہ کرے" [۲]

یہی ابو طالب مکّی صوفیوں کے بشر بن الحارث کے متعلق بیان کرتا ہے:

"اُن سے کہا گیا کہ لوگ آپ پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ شادی نہ کر کے سنت کی مخالفت کر رہے ہیں؟

آپ فرمانے لگے میں فرض میں ہی اتنا مشغول ہوں کہ سنت پر عمل کرنے کی فرصت نہیں..... آپ فرمایا کرتے تھے مجھے اگر ایک مرغی کی کفالت کرنی پڑ جائے تو یوں محسوس ہو گویا کہ میں جلاد بن گیا ہوں" [۳]

ابو طالب مکّی بشر بن حارث کے اِن اقوال کو ذکر کر کے لکھتا ہے:

"آپ کا یہ قول ۲۲۰ھ کا ہے جب کہ شادی کے عواقب و نتائج نسبتاً بہتر ہوتے تھے۔ ہمارے اِس دور کا کیا عالم ہوگا!

اِس قسم کے دور میں مرید کے لیئے ترکِ ازواج ہی بہتر ہے [۴]

سہروردی کہتا ہے:

"نکاح عزیمت سے رخصت کیطرف انحطاط کمال سے نقص کی طرف رجوع، زہد سے تعیّش کیطرف التفات، ازواج و اولاد کی پابندی، زیغ و انحراف

---

[۱] عوارف المعارف صفحہ ۱۶۵ -

[۲] قوت القلوب ۲/۲۳۸، عوارف المعارف از سہروردی صفحہ ۱۶۵، الطبقات الکبریٰ از عبدالوہاب شعرانی ۱/۷۳ مطبوعہ قاہرہ ۱۹۵۴ء

[۳] قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب از ابو طالب مکّی ۱/۲۶۷

[۴] ایضاً

[۵] عوارف المعارف ۱۶۴ -

اور نفسانی خواہشات کی غلامی کا نام ہے۔ لے
سہروردی عوارف المعارف میں ایک موضوع روایت بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صدیوں کے بعد تم میں سے بہتر آدمی وہ ہوگا جو متجرد (بغیر بیوی بچوں کے) زندگی بسر کرے گا۔
کسی درویش سے کہا گیا شادی کرلو، اُس نے جواب دیا «أنا الی ان اطلق نفسی احوج مني إلى التزوج» کہ مجھے شادی سے زیادہ اِس بات کی ضرورت ہے کہ اپنے نفس کو طلاق دوں» ص۲
ایک اور صوفی محمد بن ابراہیم نفزی اپنی کتاب «غیث المواہب» میں تصوف کے مشہور امام سہیل بن عبداللہ التستری سے روایت کرتے ہوئے لکھتا ہے؛
عورت (بیوی) سے لطف اندوز ہونے سے بچو، عورت حکمت و دانائی سے دور کرتی ہے اور شیطان کے قریب کرتی۔ عورت شیطان کا جال ہے۔ یہ جہاں کہیں بھی ہو شر اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جسے دیکھو کہ وہ عورتوں کی طرف مائل ہے تو اُس سے مایوس ہو جاؤ (یعنی اُس کی ہدایت کی اُمید نہ رکھو)
اور جب اُن کی توجہ اُس حدیث نبوی کی طرف دلائی گئی جسمیں آپنے فرمایا ہے
«حبب الی من دنیاکم ثلاث فذکر النساء»
یعنی تمہاری دنیا میں سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں اور اس ضمن میں عورتوں کا بھی ذکر فرمایا۔
نفزی لکھتا ہے۔ اِس حدیث کے جواب میں سہل بن عبداللہ تستری نے فرمایا نبیؐ تو معصوم تھے جبکہ عورت مرد کی ظاہراً اور باطناً دشمن ہے اللہ نے اِسے فتنہ بنایا ہے / ص۳

لے عوارف المعارف ۱۶۴۔
۲ے عوارف المعارف صفحہ ۱۶۵ /
۳ے غیث المواہب العلیہ فی شرح الحکم العطائیہ از ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم نفزی ۱/ ۲۰۹ تحقیق ڈاکٹر عبدالحلیم محمود و ڈاکٹر محمود شریف مطبوعہ قاہرہ۔

ایک اور صوفی حذیفہ مرعشی متوفی ۲۰۷ھ کہتا ہے:

"مرد وہ ہے کہ اگر اُسے سر قلم کروانے اور حالت فتنہ میں کسی عورت سے شادی کرنے دونوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا جائے تو وہ سر قلم کروانے کو شادی پہ ترجیح دے۔" [1]

مشہور صوفی مصنف ابن الملقن سراج الدین ابوحفص عمر علی متوفی ۸۰۴ھ اپنی کتاب میں تصوف کے کسی پیشوا کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

ہمارے ساتھیوں میں سے جس نے بھی شادی کی وہ تبدیل ہوگیا۔ [2]

شعرانی نے اپنی کتاب "الطبقات الکبریٰ" میں اپنے کسی پیشوا کا ایک اہم قول نقل کیا ہے کہ:

"کوئی شخص صدیقین کے رتبے کو اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ اپنی بیوی سے اِس طرح کا سلوک نہ کرے کہ معلوم ہو وہ بیوہ ہے اور اپنے بچوں سے اسطرح کا سلوک نہ کرے کہ معلوم ہو وہ یتیم ہیں اور انہیں خیرباد کہہ کے خود کسی ایسی جگہ پہ بسیرا نہ کرلے جہاں کتے پناہ لیتے ہوں" [3]

عزلت نشینی اور تجرد کی زندگی بسر کرنے کے متعلق برصغیر کے مشہور صوفی علی ہجویری نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں ایک عجیب وغریب حکایت نقل کی ہے:

"ابراہیم الخواص کہتے ہیں:

میں کسی بستی میں ایک عظیم بزرگ کی زیارت کے لیئے گیا۔ جب میں اُس بزرگ کی رہائش گاہ میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ بہت صاف ستھری جگہ ہے:

---

[1] نفس مصدر

[2] طبقات الاولیاء از ابن ملقن صفحہ ۳۶ مطبوعہ قاہرہ سنہ ۱۳۹۳ھ۔
طبقات الکبریٰ از عبدالوہاب شعرانی ۱/۴۶۔

میں نے دیکھا گھر میں دو محرابیں بنی ہوئی ہیں۔ ایک میں وہ بزرگ تشریف فرما ہیں اور دوسری میں نفیس اور روشن چہرے والی ایک خاتون، کثرتِ عبادت کے سبب اُن کے چہروں پہ نقاہت کے آثار نمایاں تھے۔ میری آمد پر اُنہوں نے خوشی کا اظہار کیا میں نے وہاں تین روز قیام کیا۔

جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو بزرگ سے پوچھا وہ پاک دامن بی بی کون ہیں!

فرمانے لگے وہ ایک لحاظ سے میری چچازاد بہن ہیں اور ایک لحاظ سے میری بیوی۔

میں نے حیران ہو کر کہا: لیکن تین روز سے میں آپ دونوں کو ایک دوسرے سے اجنبی دیکھ رہا ہوں۔

فرمایا ہم ۶۵ سال کے طویل عرصے سے یوں ہی رہ رہے ہیں۔

میں نے اِس کا سبب پوچھا تو کہنے لگے۔

اصل بات یہ ہے کہ ہم بچپن میں ایک دوسرے سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ لیکن اِس خاتون کا والد مجھ سے اِس کی شادی پہ رضا مند نہ تھا میں نے اِس کے والد کی وفات تک صبر کیا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو میرے والد نے جو چچا ہونے کے باعث اِس کے شرعًا ولی تھے میرے ساتھ اِس کی شادی کر دی۔

پہلی رات جب ہماری ایک دوسرے سے ملاقات ہوئی تو یہ مجھ سے کہنے لگی اللہ تعالےٰ نے ہماری خواہش پوری کر کے ہمارے اوپر احسان کیا ہے چنانچہ ہمیں اِس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور آج کی رات عبادت میں صرف کرنی چاہیے۔

چنانچہ ہم نے وہ رات عبادت میں گذار دی۔

تیسری رات میں نے کہا کہ پہلی دو راتیں میں نے تمہاری وجہ سے شکر و عبادت میں گذار دیں اب دو راتیں تم میری وجہ سے عبادت و نوافل میں گذار دو۔

اور اس طرح اب تک ۶۵ سال گذر چکے ہیں ہم نے ایک دوسرے کو ہاتھ تک نہیں لگایا ہم ساری عمر یوں ہی شکر و عبادت میں گذارنا چاہتے ہیں۔ [1]
اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد کشف المحجوب کا مصنف لکھتا ہے:
سب سے پہلا فتنہ جو حضرت آدم کی معصیت کا باعث بنا اُس کی بنیاد بھی عورت ہی تھی۔ اِسی طرح ہابیل و قابیل کے فتنے کا باعث بھی عورت ہی بنی۔ اِسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کو عذاب دینے کا اِرادہ کیا تو اِس کا سبب بھی عورت کو بنایا۔
آج بھی تمام عورتیں تمام دینی و دنیوی فتنوں کا سبب ہیں.....
اور میں علی بن عثمان گیارہ برس تک شادی کی آفت سے محفوظ رہا۔ قریب تھا کہ میں بھی اِس فتنے کا شکار ہو جاتا۔
ایک برس تک میں تذبذب کی حالت میں رہا۔ پھر اللہ نے میرے مسکین دل کو اپنے فضل و لطف کے باعث اِس فتنے سے محفوظ فرما لیا اور مجھے اِس سے نجات عطا فرمائی [2]
صوفیوں کا یہ پیشوا مزید لکھتا ہے کہ:
قواعدِ تصوف کی بنیاد تجرد کی زندگی بسر کرنے پر رکھی گئی ہے۔ جوں ہی تصوف میں نکاح وزواج کا عمل دخل ہوتا ہے تصوف اختلاف کی نذر ہو جاتا ہے
شہوت کی آگ کو بجھانا مشکل امر نہیں ہے تھوڑی سی کوشش کرکے اِس آگ کو بجھایا جا سکتا ہے۔
زوالِ شہوت دو طریق سے ممکن ہے:
۱۔ بھوک

---

[1] کشف المحجوب از ہجویری صفحہ ۶۱۰ ترجمہ عربیہ۔
[2] ایضاً

۲۔ قوتِ ارادی

احمد بن حماد سرخسی ایک دفعہ ماوراء النہر کے سفر میں میرے ہمراہ تھے اُن سے کسی نے پوچھا کیا آپ کو نکاح کی طلب نہیں ہے؟
کہنے لگے نہیں کہا گیا کیوں؟
جواب دیا میں دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ یا تو اپنے نفس سے غائب ہوتا ہوں یا حاضر۔
جب غائب ہوتا ہوں تو میں دنیا و آخرت کی کسی چیز کے متعلق نہیں سوچتا۔
اور جب حاضر ہوتا ہوں تو میں قوتِ ارادی سے کام لے کر اپنے نفس کو اس نکتے پہ لے آتا ہوں کہ اگر اُسے ایک روٹی میسر آجائے تو وہ سمجھے کہ اُسے ایک ہزار حوریں مل گئی ہیں [1]

ہجویری کی طرح کتاب اللمع کے مصنف سراج طوسی نے بھی اپنی کتاب میں ایک ایسے صوفی کی حکایت بیان کی ہے جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اُس صوفی نے اُس عورت کے ساتھ تیس برس کا عرصہ گذارا مگر وہ کنواری ہی رہی [2]

فریدالدین عطار نے بھی اپنی کتاب تذکرۃ الاولیا میں ایک صوفی عبداللہ بن خفیف کا ذکر کیا ہے کہ اُس نے یکے بعد دیگرے چار سو (۴۰۰) عورتوں سے شادی کی مگر کسی ایک سے بھی ہمبستری نہیں کی [3]

کیا اہل تصوف کسی پوچھنے والے کو یہ پوچھنے کا حق دے سکتے ہیں کہ اتنی عورتوں کے ساتھ نکاح سے آخر اس کی غرض و غایت کیا تھی؟

---

[1] نفس مصدر صفحہ ۶۱۱
[2] اللمع از سراج طوسی صفحہ ۲۶۴ [3] تذکرۃ الاولیا از عطار صفحہ ۲۴۱ مطبوعہ پاکستان

عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب الطبقات الکبریٰ میں لکھتا ہے :
یاقوت العرشی نے اپنے شیخ ابوالعباس مرسی کی بیٹی سے شادی کی، وہ اُن کے پاس اٹھارہ برس رہی مگر یاقوت عرشی اس لڑکی کے والد اور اپنے شیخ سے حیا کی وجہ سے اُس کے قریب نہ گئے چنانچہ وہ اٹھارہ برس کنواری ہی رہی۔ ۱؎

حکایت کے ساتھ ساتھ شعرانی نے اپنی کتاب میں مختلف صوفی اکابرین سے ایسے اقوال بھی نقل کیئے ہیں جن میں تجرد کی فضیلت اور زواج کی مذمت کی گئی ہے۔

مطرف بن عبداللہ الشغیر سے روایت کرتا ہے :
جس نے عورتوں اور کھانے پینے سے ترک کیا اُس کے ہاتھوں پہ کرامتوں کا ظہور یقینی امر ہو جاتا ہے۔ ۲؎

اپنی کتاب "تنبیہ المغترین" میں کسی صوفی سے بیان کرتا ہے :
"جس نے شادی کی اُس نے دنیا کو اپنے گھر میں داخل کر لیا۔ شادی سے بچو" ۳؎

علامہ ابنِ جوزی نے ابوحامد غزالی سے راویت کیا ہے :
مرید کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو شادی کے جھنجھال میں نہ ڈالے۔ ایسا کرنے سے وہ سلوک و معرفت سے محروم ہو جائے گا، غیراللہ سے لو لگانے والا اللہ (کی معرفت) سے محروم رہتا ہے۔ ۴؎

۱؎ الاخلاق المتبولیہ از عبدالوہاب شعرانی ۳/۱۷۹ مطبوعہ قاہرہ سنہ ۱۹۸۴ء

۲؎ الطبقات الشعرانی صفحہ ۳۴۔

۳؎ تنبیہ المغترین از عبدالوہاب شعرانی صفحہ ۲۹۔

۴؎ ملاحظہ ہو تلبیس ابلیس از علامہ ابن الجوزی صفحہ ۲۸۶۔